Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ | بدھ ۔ ۱۴۱۴ھ ، ۲۱ ۔ وفا ۱۳۷۲ہش ، ۲۱۔ جولائی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۶۲

نعماء خداوند کی قدر

انسان جب کسی کے ساتھ کوئی احسان کرے یا کسی پر خوش ہو کہ اس کو انعام دے اور آگے اس کی بے قدری ہو تو اس سے انعام لے لیتا ہے اور پھر اس کو انعام نہیں دیتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) تم اگر میری نعمتوں کی قدر کروگے تو میں تم پر انعام زیادہ کروں گا۔ یہاں تک تاکید فرمائی ہے کہ میں ضرور تمہاری نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبردست ہستی اور مقتدر وجود کے اثبات کے متعلق ہی فرمایا ہے (۔) کیا اللہ کے وجود میں بھی شک ہو سکتا ہے ۔ جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے ؟ دیکھو یہ تو بڑی سیدھی اور صاف بات ہے کہ ایک مصنوع کو دیکھ کر صانع کو ماننا پڑتا ہے ۔ ایک عمدہ جوتے یا صندوق کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی ضرورت کا معاً اعتراف کرنا پڑتا ہے ۔ پھر تعجب پر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں کیونکر انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے ۔ ایسے صانع کے وجود کا کیونکر انکار ہو سکتا ہے ۔ جس کے ہزارہا عجائبات سے زمین و آسمان پُر ہیں۔ پس یقیناً سمجھ لو کہ قدرت کے ان عجائبات اور صنعتوں کو دیکھ کر بھی جن میں انسانی ہاتھ انسانی عقل و دماغ کا کام نہیں ۔ اگر کوئی بیوقوف خدا کی ہستی اور وجود میں شک لائے تو وہ بدقسمت انسان شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے (ملفوظات جلد اوّل صـ ۳۳-۳۴)

ہر قول و فعل میں اپنا محاسبہ کرو

حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل

الغرض یہ دین اور اس کا نتیجہ ہے قُرب الٰہی ۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا ہے تو چونکہ (اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے) اس لئے یہ ظلمت سے نکلنے لگتا ہے اور اس میں امتیازی طاقت پیدا ہو جاتی ہے ظلمت کئی قسم کی ہوتی ہیں ۔ ایک جہالت کی ظلمت ہے پھر رسومات ۔ عادات ۔ عدم استقلال کی ظلمت ہوتی ہے ۔ جس جس قدر ظلمت میں پڑتا ہے ۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے اور جس قدر قُرب حاصل ہوتا ۔ اسی قدر امتیازی قوت پیدا ہوتی ہے ۔ پس اگر کسی صحبت میں رہ کر ظلمت بڑھتی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ قرب الٰہی کا موجب نہیں بلکہ بُعد حرمان کا باعث ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے تو جس قدر انسان قریب ہوگا اسی قدر اسکو ظلمت سے رہائی اور نور سے حصہ ملتا جاوے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر فعل اور قول میں اپنا محاسبہ کرو ۔ نیچے اور اوپر سے دو لفظ ہیں جو سائنس دانوں کی اصطلاح میں بھی بولے جاتے ہیں اور مذہب کی اصطلاح میں بھی ہیں ۔ میں نے نیچے اور اوپر جانیوالی چیزوں پر غور کی ہے ۔ ڈول جوں جوں نیچے جاتا ہے اسکی قوت میں تیزی ہوتی جاتی ہے اور اسی طرح پتنگ جب اوپر جاتا ہے پہلے اس کا اوپر چڑھنا مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن آخر وہ بڑے زور سے اوپر کو چڑھتا ہے یہی اصل ترقی اور تنزل کی جان ہے ۔ یا صعود اور نزول کے اندر ہے ۔ انسان جب بدی کی طرف جھکتا ہے تو اسکی رفتار بہت سست اور دھیمی ہوتی ہے لیکن پھر اس قدر ترقی کرتا ہے کہ خاتمہ جہنم میں ہوتا ہے یہ تنزل ہے ۔ اور جب نیکیوں میں ترقی کرنے لگتا ہے اور قُرب الی اللہ کی راہ پر چلتا ہے ابتداءً مشکلات ہوتی ہیں اور ظالم لنفسہ

باقی صـ۷ کالم ۲ پر

نمایاں کامیابی

مکرم خالد وسیم صاحب ابن مکرم محمد سلیم ناصر صاحب باجوہ نے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور تھرڈ ایئر آرکیٹیکچر کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے نیز عزیزہ عاصمہ باجوہ بنت مکرم محمد سلیم ناصر باجوہ صاحب نے فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور تھرڈ پروفیشنل میں کالج میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے ۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۱ اگست ۱۹۹۳ء کو ہوگا

۱۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۱ اگست ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ بوقت ۷ بجے صبح ہوگا۔ امیدواران کی طرف سے نتیجہ کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائیگی۔ لہٰذا جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں ۔ اور نتیجہ نکلنے پر اپنے نتیجہ امتحان کی جلد اطلاع دیں داخلہ کے لئے درخواست ۱۰ اگست تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے ۔

۲۔ (کلام اللہ) ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں ۔ روزانہ (کلام اللہ) پڑھیں۔ اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں ۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں ۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدواران کی تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ا

باقی صـ۷ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۱- وفا ۱۳۷۲ہش ۲۱- جولائی ۱۹۹۳ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے - فرماتے ہیں:

۱- لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں - لیکن متقی بچائے جاتے ہیں - بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے - وہ بھی بچایا جاتا ہے - مصائب کی کوئی حد نہیں - انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں -

۲- اللہ تعالیٰ نے متقیوں کے لئے چاہا کہ ہر دو لذتیں اٹھائیں بعض وقت دنیوی لذات آرام اور طیبات کے رنگ میں - بعض وقت عسرت اور مصائب میں - تاکہ ان کے دونوں اخلاق کامل نمونہ دکھا سکیں - بعض اخلاق طاقت میں اور بعض مصائب میں کھلتے ہیں -

۳- یہ جو مختلف ذاتیں ہیں - یہ کوئی وجہ شرافت نہیں - خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں اور آجکل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے - متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے - جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا - کہ میرے نزدیک ذات کی کوئی سند نہیں - حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے -

۴- نابینائی کی دو قسمیں ہیں - ایک آنکھوں کی نابینائی ہے - اور دوسری دل کی - آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا - مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے - اس لئے یہ ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے -

۵- یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے -

۶- علم کے تین مدارج ہیں - علم الیقین - عین الیقین - حق الیقین -

اپنا قصہ کہہ نہ سکے ہم اوروں کی دہرائی بات
بات چھپا کر رکھی تھی پھر منہ پر کیسے آئی بات

باتوں کے چسکے نے سب کو باتوں پر مجبور کیا
جب کچھ کہنے کو نہ ملا تو کہہ دی سنی سنائی بات

ــــــ ابوالاقبال

O

میرے خوابیدہ سے جذبوں کو احساسِ نسیاں کیوں تم نے دیا
جو راز چھپائے بیٹھی تھی اب اس کو چھپاؤں تو کیسے

یوں عمر بتائی ہے مَیں نے دنیا کو ہی سب کچھ جانا تھا
جو منزل وہ بتلاتے تھے اب اس کو پاؤں تو کیسے

جب گذرے دن یاد آتے ہیں دل میرا ڈوبنے لگتا ہے
جو عمر گئی بیکار مری اسے واپس لاؤں تو کیسے

جب قرب میسّر تھا مجھ کو مَیں بے پرواہ سی رہتی تھی
اب دُوری نے احساس دیا خفّت کو مٹاؤں تو کیسے

اس نے تو بڑے ہی جتن کئے پر میرا مَن ہی پاپی تھا
اس پاپ کے بندھن سے من کو آزاد کراؤں تو کیسے

وہ بیٹھ کے شیشے کے گھر میں جب سامنے میرے آتے ہیں
اب آنکھ اٹھاؤں تو کیسے اور نظر ہٹاؤں تو کیسے

وہ لِقا کا سبق پڑھاتے ہیں سب راز اسکے بتلاتے ہیں
یہ راز سمجھ پاؤں کیسے اور فیض اٹھاؤں تو کیسے

مَیں سب کچھ تج دوں اسکے لئے اور جان بھی دیدوں اسکے لئے
یہ دیوانہ پن کہاں سے لوں مجنوں بن جاؤں تو کیسے

مری عمرِ رفتہ نے مجھ سے ہے فہم و ذکا کو چھین لیا
ستّار کے آگے بھیک کی جھولی نہ پھیلاؤں تو کیسے

احمدی بیگم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

تلقینِ عمل

جب کوئی قوم بیدار ہو اور اس وقت وہ اپنے اندر اچھی عادتیں پیدا کرلے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب وہ قوم سو جاتی ہے تو اسکی عادت اس کے ساتھ رہتی ہے اور اس طرح وہ نیکی ضائع نہیں جاتی بلکہ محفوظ رہتی ہے چاہے وہ خود اس سے فائدہ نہ اٹھائے بلکہ کوئی اور اس سے فائدہ اٹھائے اسی لئے (-) نے فرمایا کہ دنیا میں تین قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ ایک کی مثال تو اس کھیت کی سی ہوتی ہے جس میں پانی آتا ہے اور وہ اسے اپنے اندر جذب کر لیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں سے خوب کھیتی نکلتی ہے۔ اور ایک کی مثال اس زمین کی سی ہوتی ہے جس میں پانی آکر جمع تو ہو جاتا ہے مگر کھیتی نہیں اگتی۔ دوسرے لوگ اس پانی سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ایک کی مثال اس کنکریلی زمین کی سی ہوتی ہے جہاں پانی آتا ہے تو نہ اس زمین میں جذب ہوتا ہے۔ اور نہ اس میں محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح انسان بھی تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہوتے ہیں جو الٰہی نور اپنے اندر جذب کرکے اس سے فائدہ اٹھاتے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں اور ایک ایسے ہوتے ہیں جو خود تو فائدہ نہیں اٹھاتے مگر جس طرح بعض زمینوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے اسی طرح عادت کے طور پر بعض نیک کام ان میں پائے جاتے ہیں اور اس کا گو انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچے مگر کم از کم یہ فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ وہ نیکی محفوظ رہتی ہے ـــ ـــ ـــ ـــ

عادتاً جو نیکیاں پیدا ہو جائیں وہ بھی قوم کو فائدہ پہنچاتی ہیں اور گو عادت کی وجہ سے وہ قوم اس سے خود فائدہ نہ اٹھائے مگر وہ نیکی راستے میں برباد نہیں ہو جاتی بلکہ اگلے لوگوں تک پہنچ جاتی ہے اور ان میں سے جو فائدہ اٹھانے کے اہل ہوں وہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں اس لئے جب کسی قوم میں تین چار نسلیں اچھی گذر جائیں اس کے معیاری اخلاق دنیا میں قائم رہتے ہیں۔ مٹتے نہیں اور اگر ایک دو نسلوں میں ہی کمزوری آجائے تو وہ اخلاق راستے میں ہی فناء ہو جاتے ہیں۔ پس اگر کئی اچھی نسلیں گذر جائیں اور ان میں نیکیاں عادت کے طور پر پیدا ہو جائیں تو گو کوئی زمانہ ایسا آجائے کہ وہ اصل نیکی کی روح سے محروم ہو جائے مگر چونکہ اس کا ظاہر باقی ہوگا اس لئے بعد میں آنے والے اس سے پھر زندگی حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ نمونہ ان کے پاس موجود ہوگا تو اولاد کی درستی اور اصلاح اور نوجوانوں کی درستی اور اصلاح اور عورتوں کی درستی اور اصلاح یہ نہایت ہی ضروری چیز ہے اگر دوست چاہتے ہیں کہ وہ تحریک جدید کو کامیاب بنائیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ جس طرح ہر جگہ لجنات اماء اللہ قائم ہیں اسی طرح ہر جگہ نوجوانوں کی انجمنیں قائم کریں قادیان میں بعض نوجوانوں کے دل میں اس قسم کا خیال پیدا ہوا تو انہوں نے مجھ سے اجازت حاصل کرتے ہوئے ایک مجلس خدام الاحمدیہ کے نام سے قائم کر دی ہے کیونکہ ایک حد تک کام میں ایک دوسرے کے ذوق کا ملنا بھی ضروری ہوتا ہے اس لئے شروع میں میں نے انہیں یہ اجازت دی ہے کہ وہ ہم ذوق لوگوں کو اپنے اندر شامل کریں لیکن میں نے انہیں یہ ہدایت بھی کی ہے کہ جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو باقی لوگوں کو بھی اپنے اندر شامل کریں مگر میں نے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ نوجوانوں میں کام کرنے کی روح پیدا ہو یہ ہدایت کی ہے کہ جو لوگ جماعت میں تقریر و تحریر میں خاص مہارت حاصل کر چکے ہوں ان کو اپنے اندر شامل نہ کیا جائے۔ جس کی وجہ سے بعض لوگوں کو غلط فہمی بھی ہوئی ہے چنانچہ ہماری جماعت کے ایک (مربی) مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور کہنے لگے کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ میں نے کہا میں تو ناراض نہیں۔ آپ کو یہ کیوں کر وہم ہوا کہ میں ناراض ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ میں میری شمولیت کی اجازت نہیں دی۔ میں نے کہا کہ یہ صرف آپ کا سوال نہیں۔ جس قدر لوگ خاص مہارت رکھتے ہیں ان سب کی شمولیت کی میں نے ممانعت کی ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر بڑے آدمیوں کو بھی ان میں شامل ہونے کی اجازت دے دی جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ پریذیڈنٹ بھی انہی کو بنائیں گے مشورے بھی انہی کے قبول کریں گے اور اس طرح اپنی عقل سے کام نہ لینے کی وجہ سے وہ خود بدھو کے بدھو رہیں گے۔ مثلاً اگر میں کسی انجمن یا جلسے میں شامل ہوں تو یہ قدرتی بات ہے کہ چونکہ جماعت کے اعتقاد کے مطابق (جماعت میں اس سے بڑا مقام اور کوئی نہیں) اس لئے وہ کہیں گے کہ انہی کو پریذیڈنٹ بنایا جائے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ جو تربیت پریذیڈنٹی سے حاصل ہوتی ہے وہ بیچ میں ہی رہ جائے گی اور جماعت اس قسم کے تجربہ سے محروم رہ جائے گی۔ پس میں نے خاص طور پر انہیں یہ ہدایت دی ہے کہ جن لوگوں کی شخصیتیں نمایاں ہو چکی ہیں۔ ان کو اپنے اندر شامل نہ کیا جائے تا انہیں خود کام کرنے کا موقعہ ملے۔ ہاں دوسرے درجہ یا تیسرے درجہ کے لوگوں کو شامل کیا جا سکتا ہے تا انہیں خود کام کرنے کی مشق ہو۔ اور وہ قومی کاموں کو سمجھ سکیں اور انہیں سنبھال سکیں۔ چنانچہ میں نے دیکھا ہے کہ اس وقت تک انہوں نے جو کام کیا ہے اچھا کیا ہے اور محنت سے کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہیں میں یہ اجازت دے دیتا کہ وہ پرانے مربیوں مثلاً مولوی ابوالعطاء اللہ دتہ صاحب یا مولوی جلال الدین صاحب شمس اور اس قسم کے دوسرے مربیوں کو بھی اپنے اندر شامل کر لو تو جو اشتہارات اس وقت انہوں نے لکھے ہیں سب وہی لکھتے۔ وہی اعتراضات کے جوابات دیتے اور دوسرے نوجوانوں کو کچھ بھی پتہ نہ ہوتا کہ اعتراضات کا جواب کس طرح دیا جاتا ہے۔ پس میں نے انہیں ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کرنے سے روک دیا۔

(فرمودہ یکم اپریل ۱۹۳۸ء)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ مکرم محمد شفیع صاحب نے ۱۸ دسمبر ۱۹۶۳ء کو پتوکی سے وصیت کی تھی اسکے بعد دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں۔ اگر یہ خود پڑھیں یا کوئی ان کے بارہ میں جانتا ہو تو جلد دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

تقویٰ کی جان عبادتوں میں ہے
وہ قوم جو عبادت سے خالی ہو جائے
وہ تقویٰ سے خالی ہو جایا کرتی ہے
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

شذرات

ترکی / قبرص

بتایا گیا ہے کہ ترک قبرصی لیڈر ڈنکتاش نے اس گفت و شنید سے اپنے آپ کو الگ کر لیا ہے جو اقوام متحدہ کے ذریعے یونانی قبرصیوں کے ساتھ تقسیم شدہ جزیرے کے متعلق ہو رہی تھی۔

ڈنکتاش کے متعلق ایک نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ وہ اپنے آپ کو گفت و شنید سے اس لئے الگ کر رہے ہیں کہ ان کا ترکی ریپبلک کے شمالی قبرص کے حصے کے وزیر اعظم سے جھگڑا ہو گیا ہے۔ جب قبرصی سرکاری افسروں کے مطابق یہ فیصلہ اندرونی اور نجی حالات کی وجہ سے کیا گیا ہے نہ کہ اقوام متحدہ کی طرف سے کروائی جانے والی گفت و شنید میں رخنہ پیدا کرنے کے لئے۔ جن وزیر اعظم کا اوپر ذکر کیا گیا ہے انہوں نے سخت رویہ اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ کسی قسم کی مراعات دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اور وہ ڈنکتاش کی بجائے کسی اور شخص سے گفت و شنید کریں گے۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اب حالات اس نہج پر آگئے ہیں کہ ڈنکتاش کی عدم موجودگی میں ان کا کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا مسٹر ڈنکتاش ترکی قبرصیوں کے مسلّمہ لیڈر رہیں اور ان کے علاوہ ان کی طرح کسی میں بات کرنے کا حوصلہ نہیں ہے۔

جہاں تک اقوام متحدہ کی تجویز کا تعلق ہے اور وہ فیڈریشن سے تعلق رکھتی ہے۔ ڈنکتاش نے اس کی کبھی بھرپور حمایت نہیں کی۔ وہ اس کے کبھی بھی پوری طرح حامی نہیں رہے۔ ڈنکتاش نے کہا ہے کہ وہ نیویارک میں اس سلسلے میں ملاقاتوں کے لئے تیار رہیں۔ لیکن وقت آنے پر وہ گفت و شنید میں شامل نہ ہو سکے۔ اقوام متحدہ کی تجویز یہ ہے کہ ملک کو ایک ہی ہونا چاہیے لیکن اس کے دو وفاقی حصے بنا دیے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا
اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان
۳۔ جولائی ۱۹۹۳ء

Boston Tea Party

FOR the past month my home and locality have not received a drop of water through the line that I pay the KWSB, regularly, and fairly exorbitantly, to deliver from. All the water in the world is available from the same piped source: however, it comes in the form of an expensive tanker worth one to three hundred rupees. The reason that the water has to be electrically pumped above ground into a tanker that subsequently pours an oily mess into my underground tank, I am told by none other than the chief of the KWSB, is that the repeated electricity failures prevent the mainline pumps from operating. Thus, while the lines of Karachi at large, are dry, there is always electricity enough to run the same water into private tankers at every hydrant. Good logic! And we pass the buck to the KESC.

So, to the KESC. Apart from the destruction of precious and expensive equipment and machines of the rich, and the inconsequential small fridges, pumps, and occasional TVs of the "common man" caused by fluctuating voltages when, indeed there is voltage, the KESC innovates with prolonged and periodic blackouts. While these may let the above overheated machine cool off, they also serve to overheat the already hot tempers of Karachi's citizenry..

What can the KESC do? They need to raise their rates because they have made a record profit. And they need more staff to supervise their overstaff. For six days, last week, my office block was without one phase of electricity, intermittently spaced with none at all. The problem was simple: one of the phase wires from the KESC main lines had sparked itself off in frustration at the number of competing *kundi* attachments on the main line. Needless to say, there was no response from the KESC's 100 & 1 complaint lines. or did the repair van that had been sent out to us every morning ever reach us. On the sixth post-non-operative day a local electrician, for the paltry sum of a undred rupees scampered up the pole and fixed the problem. So, why do we have electricity problems? Pak Telecom has dug up the city and damaged all the electricity lines in the process. The poor KESC is doing all it can for the poor citizens of the city despite the fact that the majority of electric lines are above ground.

It seems we will all have telephones at the time of death. But they will be non-functional, because they will have been disconnected for "non-payment of dues." That happened to me a week ago, when a recorded female voice repeatedly informed me, in many languages, that my phone would remain dead till I settled up. So, I took my previous bill which had been duly paid up and the current bill which was due on the 27th and did the rounds of all the required telephone offices. Four days later, two hundred rupees fixed my phone in twelve minutes.

There are only two solutions. One is litigation which is time consuming, expensive, and in our present political climate, likely to be of temporary value. And, we have been told by judges of the High Courts that they do not read the newspapers. So *suo moto* action is unlikely.

Some, more discerning businessmen may recall an incident called the Boston Tea Party, enacted somewhere in early American history. When Karachi pays 70 per cent of the nation's income why should we suffer like unwanted step-children. The most effective and drastic solution is a collective refusal to pay all taxes until water, power, communications, law and order and transport problems have been solved. For different reasons, the Boston Tea Party achieved its desired solution by such a dramatic move. Our federal and provincial governments are not interested in solving anything! They know that our businessmen, industrialists and professionals are too gutless and divided to do anything consequential for their own collective good? Will our Chambers and Associations and Bodies rise to the occasion, as one man, and tackle the government head on, where it hurts?

DR. MERVYN HOSEIN
Karachi

DAWN SATURDAY, JULY 3, 1993

ڈان ۳۔ جولائی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں ڈاکٹر مروین حسین (کراچی) کہتے ہیں۔

گزشتہ ایک ماہ سے میرے گھر میں اور جس علاقے میں میں رہتا ہوں اس میں اس لائن کے ذریعے جس کے لئے میں کے۔ڈبلیو۔ایس۔بی کو باقاعدگی سے رقم ادا کرتا ہوں۔ پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں آیا۔ اور جو رقم میں ادا کرتا ہوں وہ بھی خاصے مہنگے داموں ہے۔ سارا پانی جو اس دنیا میں موجود ہے۔ اور انہی پائپوں میں چلتا ہے وہ ان لوگوں کے پاس پہنچ جاتا ہے جو ٹینکر کی بہت بھاری رقم دے کر پانی وصول کرتے ہیں۔ ایک ٹینکر کی رقم ایک سو سے لے کر تین سو روپے تک ہے۔ مجھے اس بات کا پتہ کے۔ڈبلیو۔ایس۔بی کے چیف ہی سے لگا ہے کہ ٹینکروں میں پانی پمپ کرنے کی وجہ یہ ہے بجلی کے ذریعے کہ مین لائن میں بجلی فیل ہو جانے کی وجہ سے پانی پمپ نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے کراچی کی لائنیں خشک ہیں۔ اور بجلی اسی پانی کو پرائیویٹ ٹینکروں میں ہر ہائیڈرنٹ سے ڈالنے کے لئے کافی آجاتی ہے کیا اچھی منطق ہے اور ہم اس کی شاباش کے۔ای۔ایس۔سی کو دیتے ہیں۔

اب کے۔ای۔ایس۔سی کی بات کریں۔ قیمتی ساز و سامان اور امیروں کی مشینوں کی تباہی کے علاوہ چھوٹے چھوٹے غیر اہم فرج، پمپ اور بعض اوقات عوام الناس کے ٹی وی بھی وولٹیج کی کمی بیشی سے خراب کرتے ہیں۔ جب درحقیقت وولٹیج موجود ہوتی ہے تو کے۔ای۔ایس۔سی لمبے لمبے بلیک آؤٹ کر دیتی ہے۔ ایسا کرتے سے زیادہ گرم ہو جانے والی مشینیں ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں۔ کراچی کے شہریوں کے مزاج جو گرم ہوتے ہیں وہ مزید گرم ہو جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں کے۔ای۔ایس۔سی کیا کر سکتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ریٹس بڑھا دیں کیونکہ انہوں نے بہت زیادہ نفع کمایا ہے جسے ریکارڈ نفع کہا جا سکتا ہے اور انہیں اپنے سٹاف کی نگرانی کے لئے مزید سٹاف نہیں ملتا۔ گذشتہ ہفتے چھ روز میرے دفتر کا بلاک بجلی کے ایک فیز سے محروم تھا۔ بعض اوقات تو بالکل ہی نہیں آتی تھی۔ مسئلہ بالکل سیدھا سادھا تھا۔ کے۔ای۔ایس سی کی مین لائن کی ایک فیز تار از خود بھڑک اٹھی اور وہ اس مایوسی میں بھڑک اٹھی کہ کتنے لوگ اس لائن پر کنڈی لگاتے ہیں۔ یہ کہنے کی تو ضرورت ہی نہیں کہ کے۔ای۔ایس۔سی کے ایک سو اور ایک شکایتوں والی لائن کی طرف سے کوئی جواب ہی نہیں ملا۔ نہ ہی مرمت کرنے والی وین آئی اسے ہر روز صبح کے وقت ہمارے پاس بھیجا جاتا تھا۔ چھٹے دن ایک مقامی الیکٹریشن کو تھوڑی سی رقم دے کر بلایا گیا۔ رقم ایک سو روپیہ۔ اس نے پول پر چڑھ کر پرابلم حل کر دی۔ ایسا ہوتے سے کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے بجلی کے مسائل ہیں ہی کیوں۔ پاکستان ٹیلی کام نے شہر کو کھودا ہے اور تمام بجلی کی لائنوں کے نظام کو تباہ کر دیا ہے۔ بیچارے کے۔ای۔ایس۔سی والے جو کچھ ان سے غریب شہریوں کے لئے ہو سکتا ہے۔ وہ کر رہے ہیں اگرچہ جیسا کہ معلوم ہے زیادہ تر بجلی کی لائنیں زمین کے اوپر ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنی وفات کے وقت ٹیلیفون کا مالک ہوگا لیکن یہ ٹیلیفون کام نہیں کرے گا کیونکہ انہیں عدم ادائیگی کی وجہ سے کاٹ دیا ہوگا۔ یہی کچھ میرے ساتھ آج سے ایک ہفتہ قبل ہوا۔ جب ایک خاتون کی ریکارڈ کی ہوئی آواز نے مجھے بار بار بتایا۔ اور یہ بات اس نے کئی زبانوں میں کہی کہ میرا ٹیلیفون اس وقت تک بند رہے گا جب تک میں ادائیگی نہ کر دوں۔ میں نے اپنا اس سے پہلا بل لیا جو باقاعدہ ادا کیا جا چکا تھا۔ اور موجودہ بل بھی جو ۲۷ کو ادا کیا جانا تھا۔ اور تمام مطلوبہ دفاتر کے چکر لگائے۔ چار دنوں کے بعد دو سو روپیہ کی ادائیگی کے بعد میرا ٹیلیفون بارہ منٹ میں لگ گیا۔

اس مسئلے کے دو ہی حل ہیں ایک تو یہ ہے کہ مقدمہ بازی کی جائے اس کے لئے بہت زیادہ وقت درکار ہے۔ بہت زیادہ اخراجات درکار ہیں اور ہماری موجودہ سیاسی فضا میں اس کی قدر و قیمت بھی عارضی ہی ہو سکتی ہے۔ اور جب سے ہائی کورٹس کے جج صاحبان نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ اخبار ہی نہیں پڑھتے اس لئے از خود ان کے لئے ایکشن لینا ممکن نہیں ہے۔

بعض اور بزنس مین جو اپنے کام کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ انہیں ایک واقعہ یاد ہوگا جسے بوسٹن ٹی پارٹی کہا جاتا ہے اور جو امریکہ کے اوائل کی تاریخ میں وقوع پذیر ہوا۔ جب کراچی قوم کی آمدنی کا ۷۰ فیصد ادا کرتا ہے اور ہم کیوں غیر ضروری طور پر سوتیلے بچوں کا سا سلوک دیکھیں۔ سب سے زیادہ مؤثر اور تند و تیز حل یہ ہے کہ تمام ٹیکس اس وقت تک ادا کرنے سے انکار کر دیا جائے جب تک کہ پانی، بجلی، ذرائع رسل و رسائل، اور امن و امان اور ٹرانسپورٹ کے مسائل حل نہ ہو جائیں مختلف وجوہات کی بناء پر بوسٹن ٹی پارٹی نے اپنا مطلوبہ حل ایسے ہی ڈرامائی انداز میں حاصل کر لیا تھا۔ ہماری وفاقی اور صوبائی حکومتیں اس بات میں دلچسپی نہیں رکھتیں کہ مسائل حل کئے جائیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ہمارے بزنس مین، صنعت کار، پیشہ ور، اتنی طاقت ہی نہیں رکھتے اور

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

چھٹیوں میں کیا کیا جائے

چھٹی کا لفظ ایک معمولی سا لفظ، جس کی نہ ظاہری شکل میں کوئی حسن نہ اس کے تلفظ میں کوئی موسیقی۔ مگر نہ جانے یہ لفظ اتنا اچھا کیوں لگتا ہے۔ اس کے پکارتے ہی گھنٹیاں سی بجنے لگتی ہیں۔ آنکھوں کے آگے تارے سے جھلملانے لگتے ہیں اور دل میں امنگیں ابھر آتی ہیں۔ ایک کیف و سرور کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ چھٹی کا تصور سکون بخش بھی ہے اور فرحت بخش بھی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ کاموں کی چکی جو ہم پیستے چلے جا رہے ہیں، یکدم رک گئی ہے۔ وقت اور دوسری پابندیاں ختم ہوئیں اور اب ہم اپنی مرضی کے مالک ہوں گے۔ نہ رات کو صبح کی فکر نہ صبح کو جلد جلد تیار ہونا۔ نہ کالج سکول یا دفتر کے لئے بھاگ دوڑ۔ اور اگر چھٹیاں لمبی ہو جائیں تو مزہ ہی مزہ ہے۔ لمبی تان کے سوئیں گے۔ جب جی چاہا اٹھ جائیں گے وقت کی تلوار کی کاٹ سے بے پرواہ۔ ہر پابندی سے آزاد۔ آزادی ہی آزادی، مزہ ہی مزہ۔ مگر جب چھٹیاں لمبی ہو گئیں تو وہ جوش و خروش، جس سے ان کا استقبال کیا تھا۔ ختم ہوا۔ پھر ایک یکسانیت سی پیدا ہو گئی۔ جو بوریت میں بدل گئی، کڑھی میں ابال آیا اور ختم ہو گیا۔ یکسانیت نے کیف و سرور کی کیفیت ختم کر دی۔ اب کیا کیا جائے۔ چھٹیاں کیسے گزاری جائیں؟

یہ چند سطور لکھتے وقت میرے مخاطب طالب علم ہیں۔ خاص طور پر وہ جنہوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ نتیجہ آنے والا ہے یا شاید اس کی اشاعت تک آ چکا ہو ان طلباء کو نہ سکول / کالج کا کوئی تفویض شدہ کام کرنا ہے نہ کوئی اور کوئی خاص مصروفیت ہے۔ ان کے سامنے یہ مسئلہ ابھر رہا ہے کہ یہ دو اڑھائی ماہ کی چھٹیاں کیسے گزاری جائیں۔ ان میں کیا کیا جائے کہ بوریت بھی نہ ہو اور وقت کا ضیاع بھی نہ ہو۔

آپ بے شک ریلیکس کریں۔ سیر و تفریح سے لطف اندوز ہوں مگر میرے خیال میں ان دو اڑھائی ماہ سے کچھ فائدہ بھی اٹھا لینا چاہیے۔ کم از کم تین کام آپ کر سکتے ہیں۔ آپ کورس کی کتابیں ختم کرتے ہیں بہت مصروف رہے۔ آپ کو بہت کم وقت ملا کہ دینی معلومات میں اضافہ کر سکیں۔ اب وقت ہے کہ اس طرف توجہ کی جائے۔ سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ شاید ضخیم کتابیں اٹھاتے ہوئے آپ گھبرائیں۔ اس لئے چھوٹی چھوٹی کتابوں سے ابتدا کریں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی سوانح حیات۔ چاروں امام ہائے جماعت کے حالات زندگی حضور کے رفقاء کی سوانح عمری مثلاً حیات نورالدین پڑھیں۔ آپ کی ایک بہت بڑے عالم ایک انتہائی متوکل۔ نہایت پاکباز انسان سے ملاقات ہو گی۔ اس طرح اور بہت سی ابتدائی کتابیں زیر مطالعہ لائیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایسے ہی ایک امتحان کے بعد میں نے مرکز سے رابطہ کر کے کچھ اہم لوگوں کو خطوط لکھنے شروع کئے۔ مقصد یہ تھا کہ احمدیت کا پیغام پہنچے۔ خطوط لمبے ہوتے چلے گئے۔ بعض اصحاب نے مزید استفسار کیا اور بعض نے قدرے ناراضگی کا اظہار بھی کیا۔ بہرحال ایک خط و کتابت کا سلسلہ چل نکلا جس سے مختلف کتابوں سے رجوع کرنا پڑا۔ اس طرح علم میں بھی اضافہ ہوا اور پیغام پہنچانے کا موقعہ بھی ملا۔ آپ بھی اس عمدہ مشغلہ کو اپنا سکتے ہیں۔ لیکن اگر حالات اجازت نہ دیں تو کم از کم علم میں اضافہ کا پروگرام تو جاری رکھیں

دوسری بات اپنے گردوپیش کا جائزہ لینا ہے۔ واقفیت عامہ کو بڑھانا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض اوقات اچھے خاصے پڑھے لکھے نوجوان بالکل معمولی اور بنیادی باتوں سے ناواقفیت کا اظہار کرتے ہیں۔ مثلاً اپنے ملک کے جغرافیہ کے متعلق کوئی سوال ہو تو وہ حیرانگی سے منہ تکنے لگ جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ابھی تک ایسے بھی نوجوان ہیں جنہوں نے ریل گاڑی نہیں دیکھی۔ بہت سے ایسے جو ہوائی سفر کے متعلق معلومات نہیں رکھتے۔ آپ اگر لاہور میں رہتے ہیں اور آپ سے پوچھا جائے کہ شالامار باغ کب بنا یا اسے کس نے بنایا تو شاید چند نوجوان خلا کو گھورنے لگ جائیں۔ سو کیوں نہ شالامار باغ کی سیر کی جائے اور وہاں پہ لکھے ہوئے بورڈ پر ایک نظر ڈال لی جائے۔ اب اگر آپ سے یہ سوال کیا جائے کہ قلعہ رہتاس کہاں ہے تو شاید کئی جواب نہ دے سکیں۔ سو کم از کم اپنے ملک سے متعلق معلومات اکٹھی کریں ارد گرد سے شناسائی حاصل کریں۔ تاریخ و جغرافیہ کا کسی حد تک علم حاصل کریں۔ مگر آج کی سائنس کی دنیا میں سائنسی معلومات کا علم بھی ضروری ہے۔ مثلاً اتنی سی بات کہ موٹر کا انجن کس طرح چلتا ہے یا حضور کے خطبات جو ہم سن رہے ہیں یہ سٹلائٹ کے ذریعہ ہم تک پہنچ رہے ہیں یہ کس طرح سے ہوتا ہے۔ تھوڑی سی کرید ہو۔ تجسس ہو اور پھر اس کے لئے کسی حد تک تگ و دو تو یہ سب باتیں معلوم ہو جائیں گی کچھ اپنے بڑوں سے پوچھ کر۔ کچھ متعلقہ افراد سے بات چیت کر کے اور کچھ کتابوں سے کچھ اخباروں سے۔ اس لئے علم کے حصول کے لئے یہ سارے در کھلے رکھیئے۔ اور ضروری معلومات اکٹھی کرتے جائیں۔ آپ دیکھیں گے کہ آئندہ زندگی میں آپ کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ یہاں ایک پڑھے لکھے جاہل کی مثال پیش کرنا چاہوں گا جس نے یہ در کھلے نہ رکھے۔ پی سی ایس کے معلومات عامہ کے پرچے میں راقم نے ایک بار یہ سوال پوچھ لیا کہ ظہیر عباس کون ہیں؟ (یہ اس زمانہ کی بات ہے جب کہ ظہیر عباس بلندیوں کو چھو رہے تھے) ایک صاحب جو یقیناً بی۔ اے پاس تھے اور اپنے آپ کو اس قابل سمجھتے تھے کہ مقابلہ کے امتحان میں شامل ہوا جائے۔ انہوں نے فرمایا کہ ظہیر عباس افغانستان کا بادشاہ تھا۔ دوسرے کچھ ان سے بھی علم میں آگے بڑھے ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ تو ٹھیک لکھا کہ ظہیر عباس ایک پاکستانی کرکٹر ہیں لیکن اس کے بعد ایک اچنبھے کی بات کی۔ اپنی حماقت کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے لکھا کہ انہوں نے ہندوستان کے خلاف دو گول کئے۔ یعنی کہ اس عقلمند انسان کو یہ بھی نہیں معلوم کہ کرکٹ کھیل کیا ہے اور کیا اس میں بھی گول کئے جاتے ہیں اسے لطیفہ نہ سمجھیں۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ ایک افسوسناک حقیقت۔ ایسی حقیقت جو پڑھے لکھے ہوئے لوگوں کی جہالت کی غمازی کرتی ہے سو وقت بھی ہے اور ضرورت بھی ہے کہ آپ گردوپیش کا جائزہ لیں۔ کچھ کتابوں کی ورق گردانی کر لیں تا آپ بھی کسی روز ایسا مضحکہ خیز جواب نہ دیں کہ آپ کے علم کی قلعی کھل جائے۔

تیسری بات۔ اب موقعہ ہے انگریزی سے بھی دو دو ہاتھ کر لیں۔ اس نے آپ میں سے بعض کو بہت ڈرایا ہے۔ یہ ہوا بنی رہی۔ امتحان کی تیاری میں آپ کے حواس پہ سوار رہی۔ اب موقعہ ہے کہ اس پہ غالب آنے کے سامان کر لیں۔ فراغت بھی ہے کوئی امتحانی مجبوری بھی نہیں۔ اس کا خوف دل سے نکال کر اس سے دوستی کر لیں۔ آپ کو لطف بھی آئے گا اور اس سے شناسائی بھی بڑھے گی۔ اس ضمن میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ مگر اس وقت فقط ایک ہی بات کہوں گا۔ ان دو اڑھائی مہینوں میں انگریزی کی کہانیوں کی چند کتابیں یا اچھے انگریزی ناول پڑھ لیں۔ ناول کے نام سے چونکیں نہیں کسی اچھے ناول کی بات کر رہا ہوں۔ کیونکہ ایک صاف ستھرا ناول وہ کتاب ہے جس میں آپ کو ہر قسم کی سچوایشن ملے گی۔ اور یہ آپ کو موقعہ فراہم کرے گی کہ آپ مختلف مواقع پہ استعمال ہونے والے الفاظ سیکھ سکیں گے۔ اس میں گھریلو باتیں بھی ہوں گی۔ غیر ملکی سیر کا ذکر بھی آ جائے گا۔ انسانی جذبات و خواہشات کا اظہار بھی ہو گا۔ اس لئے وہ انگریزی الفاظ جو ان سب موقعوں پر استعمال ہوتے ہیں ان سے شناسائی بھی ہو جائے گی اور ان پہ قدرے محنت کر کے انہیں اپنا بھی سکیں گے۔ آپ نے اگر الیف۔ اے میں داخلہ لینا ہے تو آپ کو

GOOD BYE MR. CHIPS

تو پڑھنا ہی ہو گا۔ امتحان کی تیاری کے لئے تو آپ اس سے خلاصہ کی معرفت متعارف ہوں گے۔ مگر اس وقت آپ اسے پڑھیں تو یقیناً لطف اندوز ہوں گے پھر ناول کے پہلے دس صفحے شاید قدرے مشکل معلوم ہوں کیونکہ ابھی کہانی کا تانا بانا بن رہا ہے۔ کہانی نے آپ کو اسیر کر لیا تو آپ کو اتنا مزہ آئے گا کہ آپ پڑھتے ہی چلے جائیں گے۔ کہانی کا لطف ضرور لیجئے مگر ساتھ ساتھ اس بات پر بھی غور کرتے جائیں کہ ایک خاص موقعہ پر یا کسی خاص جذبہ کے اظہار کے لئے مصنف کون سے الفاظ استعمال کر رہا ہے۔ ان میں سے کچھ جو زیادہ مشکل ہیں ان کا مطلب ڈکشنری میں سے دیکھ لیجئے۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ نے نہ صرف ایک انگریزی کتاب پڑھ لی بلکہ بہت سے الفاظ بھی سیکھ لئے۔ شیکسپیئر کے ڈراموں اور دوسری اہم کہانیوں کی

SIMPLIFIED VERSION

مل جاتی ہیں انہیں پڑھیں۔ ARABIAN NIGHTS کی کہانیاں بڑی پر لطف ہیں انہیں پڑھیے اور حظ اٹھائیے، غرض انگریزی کی کہانیوں کی اچھی اچھی کتابوں تک رسائی حاصل کریں۔ ایک پنتھ دو کاج آپ کا وقت بھی اچھا کٹ جائے گا اور آپ انگریزی کے محاورے اور نئے الفاظ بھی سیکھ جائیں گے۔ سپیلنگ سے آشنائی ہو جائے گی۔ اور ان خوبصورت تحریروں کے تتبع میں آپ شاید بہتر انگریزی لکھنے لگ جائیں۔ اور پھر تعمیل ارشاد بھی ہو جائے گی۔ کیونکہ حضور زبانیں سیکھنے پہ بہت زور دے رہے ہیں۔ انگریزی ایک بین الاقوامی زبان ہے اور کم از کم ایک بین الاقوامی زبان پہ عبور حاصل کرنا از حد ضروری ہے۔ اور خاص طور پر ایک احمدی کے لئے جس کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ کل شاید انگلستان کا اور پرسوں امریکہ کا سفر کرنا پڑے۔ سو غنیمت جانئے ان فراغت کے دنوں کو۔ کیونکہ یہ موقعہ ہے کہ آپ انگریزی زبان سے راہ و رسم بڑھا

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

معمر قذافی / بل کلنٹن

لیبیا کے صدر کرنل معمر قذافی نے کہا ہے کہ امریکہ میں مزید تخریب کے واقعات ہوں گے اور چونکہ وہ خود تخریب کے خلاف ہیں اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں امریکہ کی مدد کی جائے۔

عراق پر امریکہ کے حالیہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ بل کلنٹن میرے ہی طرح کے ڈیموکریٹ ہیں لیکن ان کے مشیروں نے ان کو غلط مشورہ دیا کہ عراق پر حملہ کر کے ملک کے اندر اپنی ساکھ بنا سکتے ہیں۔ یہ مشورہ نہایت غلط تھا اور بل کلنٹن کو چاہیئے تھا کہ وہ اسے مسترد کر دیتے۔

بل کلنٹن کے متعلق معمر قذافی نے مزید کہا کہ وہ ایک مہربان شخص ہیں اور ان کی نیت صاف اور اچھی لگتی ہے انہیں چاہیئے کہ وہ ایسے مشوروں سے گریز کریں اور عالمی امور کے متعلق خود فیصلے کر کے ان پر عمل کریں۔

عراق کے متعلق انہوں نے مزید کہا کہ صدر صدام کو ختم کرنے سے دسیوں مزید صدام دنیا کے مختلف علاقوں میں پیدا ہو جائیں گے۔ عراق کے ساتھ بہتر تعلقات نہ صرف عراق کے لئے بلکہ امریکہ کے لئے بھی مفید ثابت ہوں گے۔ جب تک اس نظریہ کا اظہار کیا جاتا رہے گا کہ صدام کو ختم کر دینا چاہیئے عراق کے لوگ کبھی امریکہ کو ہوشمند نہیں سمجھیں گے۔ اور خاص طور پر جب اس طرح کے حملے کئے جائیں جیسا کہ حال ہی میں کیا گیا ہے۔ عراقی کبھی امریکہ کو اچھا نہیں سمجھ سکتے اور امریکہ کے متعلق خیالات کا دراصل مطلب امریکی عوام کے متعلق نہیں بلکہ امریکہ کے سربراہوں کے متعلق ہے کیونکہ عوام الناس فیصلے نہیں کرتے بلکہ ان کی اکثریت اگر کسی فیصلے کے خلاف بھی ہو تو وہ اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ ملک کے سربراہ فیصلہ کرتے ہیں۔ چاہے اچھا ہو یا برا۔ قذافی نے یہ ساری باتیں ایک امریکی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔

شہد کی مکھیاں

لندن کی پولیس نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر ایلف ہڈسن جانسن ڈائریکٹر آف پوسٹ گریجویٹ میڈیکل ایجوکیشن شہد کی مکھیوں کے کاٹنے کی وجہ سے جاں بحق ہو گئے ہیں۔ انہیں شہد کی مکھیاں پالنے کا بہت شوق تھا اور آکسفورڈ کے قریب ہی اپنے گاؤں میں انہوں نے اپنے گھر میں مکھیوں کے کئی چھتے رکھے ہوئے تھے۔ گذشتہ روز بہت سی مکھیاں ان کے ہیٹ میں داخل ہو گئیں اور اسی طرح اس جالی میں بھی جو انہوں نے منہ پر ڈالی ہوئی تھی اور کہا جاتا ہے کہ سینکڑوں بار مکھیوں نے انہیں کاٹا جس کے نتیجہ میں وہ جانبر نہ ہو سکے۔ ڈاکٹر جانسن ایک نیورالوجسٹ تھے اور لو بلڈ پریشر کے علاج کے ماہر تھے۔ انہوں نے کئی طبی کتابیں بھی تصنیف کیں جن میں سے ایک کتاب کا نام معذوری کے ساتھ جینا ہے اور ایک اور کتاب نیورالوجی کے متعلق ہے۔ ڈاکٹر جانسن کی عمر ۶۵ سال تھی۔ وہ آکسفورڈ کے ایک کالج کے فیلو بھی تھے۔

پروفیسر محمد سلطان اکبر ـــــ

ایک چھوٹی سی بات

اکرام ضیف کے سلسلہ میں مہمان کے حقوق کے متعلق تو اکثر احباب بہت کچھ جانتے ہیں۔ لیکن میزبان یا صاحب خانہ کے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں۔ جن کا بعض مہمان خیال نہیں رکھتے۔ جس کے باعث صاحب خانہ یا گھر کے دوسرے افراد کے آرام میں خلل پڑتا ہے اور اُن کا قیمتی وقت بھی بعض صورتوں میں ضائع ہو جاتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص بیمار پڑ جائے تو اسکی عیادت کرنا حال پوچھنے جانا عین قابل ثواب ہے۔ اسی طرح دعوت کے بلاوے پر دعوت میں حاضر ہونا صاحب خانہ کے لئے حوصلہ افزائی کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن مہمان کا بلا وجہ دیر تک کھانا کھانے کے بعد بیٹھے اور باتیں کرتے چلا جانا بعض دفعہ صاحب خانہ کے کیلئے تکلیف دہ ہوتا ہے۔ لیکن وہ مہمان کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کچھ کہہ نہیں پاتا۔ "قول سدید" تو یہی ہے کہ صاف صاف بات کہہ دینی چاہیئے۔ لیکن بعض ناسمجھ مہمان بُرا مان جاتے ہیں۔

ڈاکٹر شہناز اختر ـــــ

بیماری سے پہلے

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا اس کے پاس آکر کچھ اس انداز سے بات کرنے لگ جاتا ہے کہ پہلے شخص کو تقریباً گھیر ہی لیتا ہے۔ ایک ہاتھ اس کی کرسی کی پشت پر تو دوسرا اس کی کرسی کے بازو پر اور چہرہ بالکل اس کے چہرے کے اوپر۔ بمشکل ہی آدھے فٹ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو یوں ان دونوں میں سے اگر ایک کسی متعدی بیماری میں مبتلا ہے تو وہ ضرور دوسرے شخص پہ اپنے جراثیم پھینک رہا ہے اور کمزور قوت مدافعت والا شخص جھٹ اس مرض میں مبتلا ہو جائے گا۔

جلدی امراض جن میں خارش خاص طور پر بہت ہی اذیت ناک اور تکلیف دہ مرض ہے ساری ساری رات مریض بیٹھ کر کھجاتے گزار دیتا ہے اور یہ سراسر لاپرواہی اور بے احتیاطی سے پھیلنے والا مرض ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو اگر بتا دیں کہ مجھے اس وقت خارش کا مرض ہے آپ براہ مہربانی میری کوئی چیز استعمال نہ کریں یا اگر خارش والا کسی کے گھر مہمان چلا گیا ہے تو اس کو میزبان کو بتانا چاہیئے کہ مجھے خارش ہے میرا بستر اور چادریں اچھی طرح دھوپ میں ڈال کر سکھا لیں تو یقیناً وہ مرض وہیں پہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہوتا۔ مہمان تو ایک رات سو کر چلا جاتا ہے اور اس گھر کو جس نے اس کی میزبانی کا شرف حاصل کیا ہوتا ہے ایک تکلیف کا ختم نہ ہونے والا سلسلہ دے جاتا ہے کیونکہ بے خبری میں بعض دفعہ جگہ اور چارپائی کی کمی کے باعث میزبان کوئی بچہ ہی اس کے ساتھ سلا دیتا ہے یا پھر اگلے روز وہی بستر کوئی تندرست شخص استعمال کر لیتا ہے تو یوں یہ مرض بلا تاخیر ایک صحت مند شخص کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

بعض مائیں اتنی لاپرواہ ہوتی ہیں کہ کھانا میز پر پڑا ہے۔ بچے کو نزلہ زکام کھانسی ہے پہلا گندہ کام تو یہ کرتی ہیں کہ کھانے کی میز پر ہی یا دستر خوان پر ہی بچے کا ناک اپنے ہاتھ سے صاف کریں گی اور وہیں چارپائی کے ساتھ یا کرسی کے بازو کے ساتھ یا اور نہیں تو اپنے دوپٹے سے ہی پونچھ ڈالیں گی اور پھر سارا وقت وہ مکھیاں جو شاید صاف ستھرے کھانے پر نہ بیٹھتیں ضرور ہی ارد گرد بھنبھنانا شروع کر دیں گی۔ اسی طرح کھانا سامنے پڑا ہے اور بچہ پورے زور سے کھانس رہا ہے حتیٰ کہ کوئی پلیٹ کوئی گلاس کوئی سالن کوئی ایسا حصہ بچتا نہیں جہاں فوارے کی مانند اس کے جراثیم آلودہ ذرات اور بخارات نہ ان پر پڑ کر تمام کھانا آلودہ نہ کر دیا ہو۔ اور اگر کوئی بڑا یا دوست یا میزبان یا ساس توجہ دلائے کہ بچے کے منہ پر کپڑا رکھو یا اگر بچہ بڑا ہو تو اس کو کسی نے کہہ دیا کہ بیٹا منہ دوسری طرف کر کے کھانسو تو والدہ صاحبہ جھٹ منہ پھلا لیں گی کہ کیا بچے کے پیچھے ہی پڑ گئی ہیں اور بعض دفعہ تو والدہ صاحبہ اس غصے میں کھانے کی میز سے ہی اٹھتی دیکھی گئی ہیں۔ یوں تو یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن اگر خواتین توجہ کریں تو ہمارا معاشرہ ایسی بیماریوں سے ضرور بچ جائے گا جو خواتین کی لاپرواہی کی وجہ سے پھیل رہی ہیں۔

امۃ القدوس ـــــ فیکٹری ایریا۔ ربوہ

بچوں کا کالم

مسلم بچوں نے تاریخ عالم کی جبیں پر ایسے خوبصورت نشان چھوڑے ہیں کہ ان کو پڑھ کر انسان کی عقل حیران رہ جاتی ہے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ ہر زمانے میں جو کارنامے مسلم بچوں نے سرانجام دیئے ہیں وہ کسی اور قوم کے بچوں کا حصہ نہیں۔ حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ کا واقعہ محض ایک قصہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔

ابو جہل کفار کا ایک خطرناک ترین سپہ سالار تھا۔ وہ مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے میدانِ جنگ میں اترا۔ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ معاذؓ اور معوذؓ جیسے کم عمر بچے اس کیلئے موت کا فرشتہ ثابت ہوں گے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے اپنے دائیں بائیں جھانکا۔ ایک طرف معاذؓ اور دوسری طرف معوذؓ کو پا کر دل میں خیال آیا کہ میدان جنگ میں انسان کے دونوں بازو مضبوط ہونے چاہئیں ابھی آپؓ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ ایک طرف سے کہنی لگی اور سوال کیا کہ ابو جہل کدھر ہے؟ ابھی آپؓ جواب بھی نہ دینے پائے تھے کہ دوسری طرف سے بھی کہنی لگی اور وہی سوال کیا گیا۔ جواب ملنے کی دیر تھی کہ دونوں کم عمر بچے عقابوں کی طرح جھپٹے اور جلد ہی بڑے بڑے جرنیلوں نے ابو جہل کی ٹانگ

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت کالم

(یہ اشتہار نہیں ہے صرف افادۂ عام کے لئے شائع کیا جا رہا ہے)

حکومت پنجاب نے زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے کاشتکاروں کو مندرجہ ذیل زرعی آلات ۵۰ فیصد رعائتی نرخوں پر فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے لئے کاشتکار بھائی ۲۰ ۔ جولائی ۱۹۹۳ء تک اپنی درخواستیں متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) کو ۲۰ ۔ جولائی ۱۹۹۳ء تک مجوزہ فارموں پر جو کہ مذکورہ دفاتر سے مل سکتے ہیں دے سکتے ہیں۔

بیلوں سے چلنے والے آلات حاصل کرنے کے لئے صرف ۲۵ ۔ ایکڑ تک زرعی اراضی کے مالک کاشتکاران و مزارعین درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست کے ساتھ نقل خسرہ گرداوری یا ثبوت کاشتہ زمین لگانا ضروری ہے جبکہ ٹریکٹر سے چلنے والے آلات کے لئے خسرہ گرداوری / ثبوت کاشتہ رقبہ اور ٹریکٹر کی رجسٹریشن کی مصدقہ نقل لگانا بھی ضروری ہے۔

زرعی آلات کی تقسیم الاٹمنٹ کمیٹی بذریعہ قرعہ اندازی کرے گی۔ جس کے چیئرمین متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر ہوں گے۔ ایک کاشتکار ایک سے زیادہ زرعی آلات حاصل کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔

درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۲۰ ۔ جولائی ۱۹۹۳ء ہے۔

تفصیل زرعی آلات حسب ذیل ہے۔

اس اعلان کی آخری تاریخ ۲۰ ۔ جولائی تھی ۔ امید ہے دوستوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہوگا۔

نمبر شمار	نام زرعی آلات	قیمت خرید	قیمت فروخت
۱۔	جنرل ہل	۸۱۰۰	۴۰۵۰
۲۔	مولڈ بولڈ (i) ۳ پھالے	۷۷۷۶٫۷۰	۳۸۸۸٫۳۵
۳۔	مولڈ بولڈ ہل (ii) ۲ پھالے	۵۹۹۶٫۷۰	۲۹۹۸٫۳۵
۴۔	ڈسک ہیرو (i) ۱۴ ڈسک	۱۹۷۸۶٫۰۰	۹۸۹۳٫۰۰
	(ii) ۱۶ ڈسک	۲۴۹۰۰٫۰۰	۱۲۴۵۰٫۰۰
۵۔	بار ہیرو (بیلوں سے چلنے والے)	۱۰۷۰	۵۳۵
۶۔	رجر (ٹریکٹر سے چلنے والے)		
	(i) سبزیات کے لئے	۶۰۰۰	۳۰۰۰
	(ii) ٹول بار ٹائپ	۷۶۵۰	۳۸۲۵
۷۔	رجر (بیلوں سے چلنے والے)	۷۸۵	۳۹۲٫۵۰
۸۔	ریزیپر	۱۹۷۰۰	۹۸۵۰
۹۔	مونگ پھلی اکھاڑنے والے آلات	۷۴۶۵	۳۷۳۲٫۵۰
۱۰۔	بار ہیرو (ٹریکٹر سے چلنے والی)		
	(i) ۱۰ فٹ	۵۳۰۰٫۰۰	۲۶۵۰٫۰۰
	(ii) ۱۲ فٹ	۵۸۰۰٫۰۰	۲۹۰۰٫۰۰

بقیہ ص ۱ کالم ۴

ڈویژن پاس (۵۰٪ فیصد نمبر) اور عمر ۱۷ ۔ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے۔ الف اے پاس کے لئے ۱۸ ۔ سال کی حد مقرر ہے۔

۴۔ درخواست میں نام ۔ ولدیت ۔ تاریخ پیدائش ۔ تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے اور امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دیتے وقت وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

بقیہ : ص ۱

ہونا پڑتا ہے مگر آخر جب وہ اس میدان میں چل نکلتا ہے تو اس کی قوتوں میں پُرزور ترقی ہوتی ہے اور اس قدر صعود کرتا ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہو جاتا ہے جو لوگ اس اصل پر غور کرتے ہیں اور اپنا محاسبہ کرتے ہیں کہ ہم ترقی کی طرف جا رہے ہیں یا تنزل کی طرف وہ ضرور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(فرمودہ ۵ جنوری ۱۹۰۳ء)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سیٹھی ناہید سہیل صاحب حال کینیڈا کو مورخہ ۱۰ ۔ جون ۹۳ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری بشیر الدین صاحب ابن حکیم رحمت اللہ صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی ہے۔ اور مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب حال کینیڈا کی نواسی ہے۔ بچی کا نام "صبا سہیل" تجویز ہوا ہے۔

○ مکرم مشتاق احمد صاحب بٹ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۴ ۔ جون بروز جمعرات دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "فراز احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم رحمت اللہ صاحب بٹ آف چونڈا کا پوتا اور مکرم عبدالحق ناظر صاحب آف ساہیوال کا نواسہ ہے۔

○ مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب مربی سلسلہ ربوہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۶ ۔ جولائی ۹۳ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "نائیلہ ریاض" تجویز کیا گیا ہے۔ یہ بچی چوہدری شہباز خان صاحب باجوہ آف چونڈہ کی پوتی اور چوہدری ظفر اللہ وڑائچ صاحب قاضی دارالقضاء ربوہ کی نواسی ہے۔

احباب ان سب کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی کا پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے جنرل ہسپتال راولپنڈی میں اپریشن ہوا ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں عبدالرفیق صاحب آف پشاور ۹ اور ۱۰ جولائی ۹۳ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی پشاور میں وفات پا گئے ان کا جنازہ بیت الحمد (سول کوارٹرز) میں ادا کیا گیا۔

○ مکرم سردار عبدالشکور صاحب لاہور کی ہمشیرہ محترمہ امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ اقبال احمد صاحب کراچی ۱۰ ۔ جولائی ۹۳ء کو وفات پا گئی ہیں۔

احباب ان سب کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں ۔ (مینیجر)

بقیہ : ص ۴

وہ اس قدر آپس میں بٹے ہوئے ہیں کہ وہ کام مل کر بھی نہیں کر سکتے۔ کیا ہمارے چیمبرز اور ایسوسی ایشن اور تنظیمیں اس موقعہ کے لئے آگے بڑھیں گی بطور ایک فرد کے اور حکومت سے براہ راست رابطہ پیدا کر کے ان مسائل کا حل تلاش کریں گی جن سے تکلیف ہوتی ہے۔

بقیہ : ص ۵

سکتے ہیں۔ اس کی خوبیاں دیکھ پرکھ سکتے ہیں اور ایک مضبوط رشتہ استوار کر سکتے ہیں۔ وقت ضائع مت کیجئے کیونکہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

بقیہ : ص ۶

کو یوں کٹتے دیکھا جیسے ڈور سے پتنگ ۔ دوسرا وار ہوا اور پھر تیسرا۔ عکرمہ آگے بڑھا جرنیلوں نے اپنے سپہ سالار کو بچانے کی پوری کوشش کی مگر ننھے مجاہدوں کے سامنے کسی کی کچھ پیش نہ گئی۔ انہوں نے اپنے کٹے ہوئے بازو کو اپنی ہی ٹانگ کے نیچے رکھ کر الگ کر کے دور پھینک دیا تا کہ جو کارنامہ سر انجام دینا ہے اس میں زخمی بازو روک نہ بنے۔

کیسی مثال قائم کر دی کہ صدیاں گذر گئیں مگر تاریخ عالم میں ایسی مثال دوبارہ نہ قائم ہو سکی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۰ ر جولائی ۔ کل سہ پہر یہاں بارش ہوئی ۔ آج صبح آسمان صاف ہے تیز دھوپ نکلی ہوئی ہے ۔

○ نگران وزیر اعظم مسٹر معین الدین قریشی نے کہا ہے کہ میری اولین ترجیح آزادانہ اور منصفانہ انتخابات ہیں ۔ انہوں نے اسلام آباد میں اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انتخابات کے انعقاد کے لئے ایسے انتظامات کئے جائیں گے کہ ہر آدمی محسوس کرے کہ انتخابات آزادانہ ہوئے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ میں جلد اپنی کابینہ بناؤں گا جو ایسے افراد پر مشتمل ہو گی جو انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے ۔ ملک کی اقتصادیات کے بارے میں انہوں نے کہا کہ میری رائے میں ملک کی اقتصادی بنیادیں مضبوط ہیں اور معاشی سمت درست ہے اس لئے اقتصادی پالیسیاں ملک میں جاری رہیں گی ۔

○ صوبہ سندھ میں دریائے سندھ میں پانی کی سطح بتدریج بلند ہو رہی ہے ۔ گدو سے ۶ ر لاکھ کیوسک کا ریلا کوئی نقصان پہنچائے بغیر گذر گیا یہاں پر ۱۲ ر لاکھ کیوسک پانی کی گنجائش ہے ۔ اب سکھر بیراج میں پانی کی سطح بلند ہو رہی ہے ۔ حکام کا کہنا ہے کہ پشتے اور بند محفوظ ہیں کوئی خطرے کی بات نہیں ۔

○ سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ سازشیوں سے ہر محاذ پر کھلی جنگ ہو گی انہوں نے کہا کہ میں الیکشن کا چیلنج قبول کر رہا ہوں ۔ اللہ نے مجھے یہ عزت بخشی ہے کہ میں اپنی مرضی سے دستبردار ہو رہا ہوں ۔ یہ باتیں انہوں نے اپنے استعفیٰ سے قبل ٹی وی پر خطاب میں کہیں ۔

○ سابق صدر مسٹر غلام اسحٰق خان نے قوم کے نام اپنے آخری خطاب میں کہا کہ سیاسی تعصبات کا غبار چھٹ جائے تو تاریخ کا فیصلہ میرے حق میں ہو گا انہوں نے کہا کہ میں رضا کارانہ طور پر مستعفی ہونے کے بعد ۴ ماہ کی رخصت پر جا رہا ہوں میرا ضمیر مطمئن ہے میں نے کبھی سازش نہیں کی ۔

○ امریکی نشریاتی ادارے سی این این نے کہا ہے کہ نئی صورتحال کا سب سے زیادہ فائدہ محترمہ بے نظیر بھٹو کو ہوا ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی دن میں کرائے جائیں انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے اپنی مرضی سے اقتدار نہیں چھوڑا ۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے اپنی تقریر میں خود کو جمہوری اور سیاسی لیڈر ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسٹیبلشمنٹ کی گود میں بیٹھ کر برسر اقتدار آئے تھے ۔

○ سابق صدر غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ میں نے نواز شریف کو وزیر اعظم بنا کر غلطی کی تھی اس کی سزا بھگت لی ہے اب مجھے کسی سے کوئی گلہ نہیں ۔ جب مختلف عناصر نے نواز شریف کو اقتدار میں لانے کا فیصلہ کیا تھا ۔ تو ان کے ماضی اور شخصیت کا احتیاط سے جائزہ لیا جانا چاہیئے تھا ۔ ایسا نہیں کیا گیا جس کا نتیجہ پورے ملک کو بھگتنا پڑا ۔ میرے سر سے ایک بوجھ اتر گیا ہے ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کا خطاب ناراض شخص کی تقریر تھی مجھے جواب کا موقع دیا جائے ۔

○ پنجاب اسمبلی کے گمشدہ سیکرٹری اچانک اپنے گھر پہنچ گئے ہیں انہوں نے اپنی رہائش گاہ تبدیل کر لی ہے ۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ فوج نے جمہوری عمل کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے ۔ اگر عام انتخابات کے بعد بھی سیاسی تعطل دور نہ ہوا تو فوج مجبوراً عارضی طور پر اقتدار سنبھالنے کا حق رکھتی ہے ۔

○ پنجاب اسمبلی توڑے جانے پر لاہور ہائیکورٹ میں دائر رٹ درخواست کی سماعت کے دوران فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ نئی حکومت کی اپنی پوائنٹس ہو سکتی ہیں ۔ نئی حکومت سے ہدایات حاصل کریں ۔ تاہم مسٹر پرویز الٰہی کے وکیل نے سماعت جاری رکھنے پر اصرار کیا ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اتوار کے روز چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید سے ملاقات کی ۔

○ پنجاب کے نگران وزیر اعلیٰ شیخ منظور الٰہی نے کہا ہے کہ نگران حکومت میں وزراء کی تعداد چھ یا آٹھ ہو گی ۔

○ جماعت اسلامی نے نواز شریف کی طرف سے انتخابی اتحاد کی پیشکش مسترد کر دی ہے ۔ جماعت اسلامی کا کہنا ہے کہ نواز شریف نے ہمیشہ ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ۔

○ لاہور ہائیکورٹ کے ایک جج مسٹر جسٹس عبدالحمید ڈوگر نے اخبارات میں بعض خبریں شائع ہونے کے بعد کہ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے بعض پلاٹ الاٹ کئے ہیں ۔ ان کے احکامات پر عمل درآمد روک دیا ہے

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ تقریر کے آخر میں لگ رہا تھا کہ نواز شریف اپنے آنسو روک رہے ہیں ۔

○ سندھ اور بلوچستان کی اسمبلیاں بھی توڑ دی گئی ہیں ۔

○ الیکشن کمیشن نے انتخابات کی تیاریاں ہنگامی بنیادوں پر شروع کر دی ہیں ۔ تمام اہلکاروں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں ۔ انتخابی شیڈول کا اعلان ۲۰ سے ۲۲ اگست کے درمیان متوقع ہے ۔

○ نگران وزیر اعظم نے قائمقام صدر سے طویل ملاقات کی انتخابی انتظامات اور سیاسی صورت حال پر گفتگو کی گئی ۔

○ سینٹ کی ڈپٹی چیئرپرسن ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی نے سینٹ کی قائمقام چیئرپرسن کا عہدہ سنبھال لیا ہے ۔

ہر قسم کے فریج ۔ ڈیپ فریزر ۔ ایئر کنڈیشنر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں ۔

نیشنل الیکٹرونکس

۱- لنک میکلوڈ روڈ
جودھامل بلڈنگ ۔ لاہور
فون :- ۷۲۲۳۲۲۸
۳۵۷۳۰۹

جرمن ہومیو پیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز ، پوٹنسیاں اور بائیو کیمک کی تمام ادویات خالی شیشیوں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں ۔
شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں ۔
کیور ۔ سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار ۔ ربوہ پاکستان ۔ فون ۔ اہلس 771 کلینک 606

پتہ